

ان تضرعوا لله
مخبر مجرب اگر کسی مدد کرے تو وہ تضرع کرے

مجلس تخریب الانصار بھیرہ
پیشوا علیہ السلام

ان تضرعوا لله
مخبر مجرب اگر کسی مدد کرے تو وہ تضرع کرے

اغراض و مقاصد

۱۔ صحیح اسلامی اصولوں کے
مقتضیٰ مسلم رجسٹری کے علم
۲۔ تبلیغ و اشاعت و تحفظ اسلام
۳۔ احیاء و اشاعت علوم دینیہ
۴۔ ترویج و ترقی علوم عربیہ
۵۔ اصلاح رسوم و آداب
۶۔ شریعت اسلامیہ

مجلس الاسلام

چھپوایہ
مدینہ
ظہور احمد پبلی

شرح چندہ

معائنہ سے
عوام سے
برادری کا ایک
تاریخہ اشاعت
ہر انگریزی ماہ کی یکم و ۱۵ کو بھیرہ
پنجاب سے شائع ہوتا ہے

جلد ۱۲ بھیرہ پنجاب ۲۰ ذیقعد ۱۳۵۸ مطابق یکم جنوری ۱۹۴۰ء نمبر ۱۶

”ملج صحابہ“

(انجمن محمدی صحابہ دارالمصنفین عظیم گڑھ)

مسلمانوں پر واہمنے کو ہے رحمت کا دروازہ
نئی ترتیب پھر پانے کو ہے ملت کا دروازہ
لو اسے مدح سے ہوگا جہاں سارا پر آوازہ
کرینگے عظمت بشیخ عثمان و علی سازہ

لنصدق عزت و اجلال جگہ نام نامی پر

قد اکردینگے جائیں انکے ناموں گرامی پر

محبت میں دیں ہے غمگشاں رسالت کی
کریں کیونکہ رحمت رازداران رسالت کی
جلالت اللہ اللہ جان نثاران رسالت کی
خدا خود مدح فرمانا ہے یاران رسالت کی

ہیں جو دوست دنیا میں رفیقان محمد کا

وہ بدبخت ازل منکر ہے قربان محمد کا

فروغ دیں ہے کیا اعجاز ایمان صحابہ کا
بیاں ہو وصف کیونکہ ذوق عرفان صحابہ کا
ہے اسلام آج تک ممنون احسان صحابہ کا
بھلا کیا پوچھتے ہو مرتبستان صحابہ کا

یہی دنیا میں ہیں پیغمبروں کے بوزہ انسان

کہ جن کی رحمت و خوبی میں ہو طلب السال آں

انہیں کے دم سے اب تک میں اسلام زندہ ہو
خدا کا نام زندہ ہے نبی کا نام زندہ ہو

زبان وحی کا ہر نفس الہام زندہ ہے
خدا ہے وہ جہاں کا آخری پیغام زندہ ہے

وہ جن کے سر پہ زیطرہ تاج خلافت ہے

وہ جن پر ختم سب اسلام کی مجد و شرافت ہے

نشتوں سے بڑھ کر ان کی شان امتیازی ہے
وہ رشک تدریان عرش جنکی پاکبازی ہے
وہ جنکو دونوں عالم میں نوید سرفرازی ہے
رسول اللہ کو محبوب حبیبی و دلتوازی ہے

وہ جن کو سرور عالم نے بار بار فرمایا

محبت سے جنہیں خود محرم اسرار فرمایا

جو اہل حق میں دم بھرتے ہیں انکی محبت کا
دلوں میں جذبہ نیاز کھتے ہیں عقیدت کا
علی الاعلان کرتے ہیں ادا حق انکی رحمت کا
سناتے ہیں زمانہ کو فسانہ انکی عظمت کا

رہا کرتے ہیں سفوح مدح و احباب رسالت میں

مقدر ہے ازل سے یہ سعادت انکی قسمت میں

لو اے چاریارشی فتح و نصرت کا وہ پرچم ہے
تیرے د کا سر پر شور جگے سا نے خم ہے
عیان اس سے جمال حضرت صدیق اکرم ہے
نہاں اسمیں جلال سلطنت فاروق اعظم ہے

انہیں گے اہل ایمان ہاتھیں جب علم لیکر

جھکے گا انکے آگے کفر خود ان کے قدم لیکر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰنَا لِهٰذَا
وَمَا کُنَّا لِنَهْدٰی لِهٰذَا لَوْلَا
رَحْمَةُ رَبِّنَا لَمَنَّا مِنَ الْخٰسِرِیْنَ

شامس الاسلام

بھیرہ - یکم جنوری سنہ ۱۹۴۰ء

مسلم لیگ اور خاکسار

خداوندان لیگ کی خدمت میں مؤدبانہ گزارش

(سلسلہ کے لئے یکم دسمبر ۱۹۳۹ء کی اشاعت میں قسط سوم کا مطالعہ فرمائیں)

گزشتہ تین اشاعتوں میں عنوان مندرجہ بالا کے ماتحت ہم حسب ذیل حقائق کا اظہار کر چکے ہیں۔

۱۔ گزشتہ صدی میں نام نہاد اعیان اتحاد و مسلمین قوم و سیاسی زعماء کی ساری کائنات میں مزید فرقہ بندی و افتراق کی صورت میں ظہور کیا۔ انہوں نے اتحاد و تنظیم کی آڑ میں نئے نئے فرقے قائم کئے۔

۲۔ علیحدہ اسلام نے ہر نئے فرقہ کے داعی سے جنگ کی اور فرقہ بندی سے مسلمانوں کو بچانے کے لئے ہر زمانہ میں جدوجہد کی۔ مگر ان کی اس جدوجہد کو ہمیشہ سیاسی زعماء نے تنگ خیالی پست و خست اور کفر سانہی سے تعبیر کیا۔

۳۔ ہر نئے فرقہ کے بانی نے اپنے مقاصد کی کامیابی کے لئے علماء کرام کو سب و شتم کا نشانہ بنایا۔

۴۔ اہل سنت و الجماعت نے شیعوں کے ساتھ ہمیشہ رواداری و مدارات کا برتاؤ کیا۔ مگر شیعوں نے ہر موقع پر شیعوں کے ساتھ غداری کی۔ ہر حاضرہ میں شیعوں نے تبرا اچھی پیش کش کا آغاز کر کے سنی و شیعہ اتحاد پر کاری ضرب لگائی ہے۔

۵۔ ایک نواورنگ نوجوان کے بجائے قرآنی تعلیمات کے مطابق دینک بنکر ایک نوجوان کی بنا زیادہ مناسب اور ضروری ہے۔ ہر اتحاد اور تنظیم کو مستحکم قرار دینا چاہئے۔ ہم صرف اسی دعوت اتحاد پر لبیک کہہ سکتے ہیں۔ جو اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے ہو۔ اور جس کا مقصد ہمیں تعلیمات اسلام سے دور نہ کرنا ہو۔ ایک نوجوان سے پہلے متفق ہونا۔ مسلم ہونا۔ اور کتاب و سنت سے تنگ حاصل کرنا ضروری ہے۔

۶۔ گزشتہ تیرہ سو سال کے عرصہ میں مسلمانوں کی عسکری تنظیم کے کوئی مدعی ظاہر ہوئے۔ مگر انہوں نے قوت حاصل کرنے کے بعد احکام اسلام سے لغات و روگردانی اختیار کی۔ مختار لقنی، حسن ابن صباح و دیگر کئی لمجین اس عسکری تنظیم کے ذریعہ اپنے ناپاک مقاصد میں کامیاب ہوئے۔ لہذا آج بھی جو لوگ تنظیم و عسکریت کے نام پر مسلمانوں میں فرقہ بندی کر رہے ہیں انکے مذہبی رجحانات و سیاسی عزائم پر غور کرنا ضروری ہو۔

۷۔ اسلام میں ہر وہ سیاست جو مذہبی تعلیمات کے خلاف ہو۔ اس پر عمل کرنا جائز نہیں۔ ہم ہر سیاسی مسئلہ کو مذہبی عینک سے دیکھنے پر مجبور ہیں۔ دور حاضرہ میں بھی گزشتہ صدی کے

داعیان اتحاد کے نقش قدم پر چل کر سارے سیاسی زعماء علمبرداران مذہب کے خلاف تاجز جنگ قائم کر کے خطرناک غلطی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

۸۔ خاکسار تحریک تمام باطل تحریکوں کا خلاصہ کہی جاسکتی ہے، بانی تحریک کا دعوئے ہے کہ خاکسار تحریک نیا اسلام جو اور تیرہ سو چوبیس برس کا پرانا اسلام کھوٹ اور کفر کے برابر ہو چکا ہے جس شخص کو بانی تحریک یعنی مشرقی لیگ یا اتحاد قرار دے، اس کا جانی دشمن بننا خاکساروں کا فرض ہے۔ خاکسار تحریک کا مقصد یہ ہے کہ پرانے اسلام کو صفحہ زمین سے مٹا دیا جائے اور جس تعلیم کو مشرقی صاحب نبوی اسلام قرار دیں اس کو روک دیا جائے۔

۹۔ مشرقی صاحب اور خاکساروں کے عقیدہ کے مطابق آج کل کے مولوی کا مذہب ہی غلط نہیں بلکہ اسلام کی حقیقت ابتدائی دو سو سال کے اندر ہی سرخ ہو گئی تھی۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ۳۰ سال کے عرصہ میں ہی قرآنی سب سے کام چھ مسلمانوں کے ذہنوں سے قطعاً مٹ چکا تھا۔

۱۰۔ قرون اولیٰ یعنی اسلام کی ابتدائی صدیوں والے مسلمان تمام کے تمام مشرقی صاحب کے نزدیک کفر و ضلالت، جہل و ابلہ، کفر و سہ کلامی کے پکے تھے۔ اور ان پر وہم کے ملاکت، انگیز غفرت اور جہل کے موت و آخر و لو کی کامل حکومت قائم تھی جبکہ شالان کی سزا سلا کی تاریخ میں نہیں لکھی۔

علاوہ ازیں آج کل کے تمام مسلمان مشرقی صاحب کے نزدیک کافر ہیں۔ اور جب تک یہ کوہ چھڑ کر ہر مشرقی صاحب کا ناپا ہوگا اسلام اختیار نہ کیجئے۔ ابھر نہ سیکھئے۔

آج کی اشاعت میں ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ خاکسار تحریک نہ صرف مذہبی لحاظ سے بلکہ سیاسی لحاظ سے بھی مسلمانوں کے ملی وجود کے لئے

عظیم الشان خطرہ کا باعث بن رہی ہے۔ ہندوستان کی اسلامی یا غیر اسلامی سیاسی یا غیر سیاسی جماعت کے ساتھ اشتراک عمل یا تعاون سے مشرقی صاحب انکار کر چکے ہیں خاکساروں کو سیاسیات میں حصہ لینے سے روک دیا گیا ہے سیاسی مجالس

میں شریک ہونے سے ان کو منع کر دیا گیا ہے۔ اس طرح دور حاضرہ کے اہم و مہموزک اسلامی مسائل کے حل کے لئے قوم کا ایک حصہ عضو محفل بنکر رہ گیا ہے۔ خاکسار اپنے واحد ڈکٹیٹر و مطاع مطلق یعنی مشرقی کی اندھی و جامد تقلید کے بغیر کسی دوسری تحریک میں حصہ نہیں لے سکتے۔ اور یوں ہی خاکساروں کی شورش کے دوران میں ثابت ہو چکا ہے کہ مشرقی صاحب تدریج و فرسٹ اور سیاسی دانش سے محروم ہیں۔ اگر مسلم لیگ کے بعض اکابرین و منتسب برمد خلعت نہ کرتے اور خاکساروں کی کشتی حیات کو سلامتی کے ساحل کی طرف نہ لے جاتے تو یقیناً مشرقی صاحب اپنی مضمحل و غیر طفلانہ حرکات سے اپنی جماعت کا رہا سہا و قار بھی ختم کر دیتے بہر حال مسلم لیگ کی ناخدا کی کے طفیل خاکسار حضرت جیل و رہا ہو کر اپنے گھروں کو بحیثیت واپس پہنچ گئے ورنہ ان کے قائد صاحب نے لوہائی مجذبانہ اور طفلانہ حرکات سے انہیں کہیں کا نہ رکھا تھا۔

خاکساروں کے ترجمان "اصلاح" میں ادارہ علیہ ہندیہ کی طرف سے احکام صادر کیا کرتے ہیں۔ ادارہ علیہ خاکساروں کی نمائندہ جماعت کا نام نہیں ہے۔ بلکہ

"ادارہ علیہ" سے مراد عنایت اللہ مشرقی کی ذات ہے۔ اور مشرقی صاحب اپنی ذات کے سوا کسی کے سامنے اپنے افعال و اعمال کے حامیہ نہیں مشرقی صاحب اعلان کر چکے ہیں کہ

"خاکسار تحریک کی بنیادوں سے تحریک سرگودھا اختیار ناظرین پر ہے جہت، اکثریت، یا انتخاب پیمانی جگہ نہیں۔ تحریک کے بانی کا اصول یہ ہے کہ وہ سرت تحریک کی قیادت بلا شرکت امداد سے خود کرنا چاہیں اگر

ادارہ علیہ (یعنی خود مشرقی صاحب رہیں) ترقی تحریک کی کسی منزل پر تحریک کے اندر کسی شخص کے عمل کو بہتر سمجھے۔

اور اس کی قیادت کو قوم کے لئے مفید تر تصور کرے تو بانی تحریک کا فرض ہے کہ اپنی قیادت اس شخص کے سپرد کر کے خود بطور سپاہی شامل ہو جائے۔ ادارہ علیہ

بانی تحریک کے پیدا کردہ اقتدار کی رسمی صورت ہے اور تمام احکام و اختیارات کا سرچشمہ ہے۔ اس میں قائد تحریک کے سوا کوئی دوسرا شخص شامل نہیں۔ تاہم جب

تک قیادت تحریک کا واحد ذریعہ ہے اور ادارہ علیہ (یعنی خود قائد) (بدر) کے سوا کوئی طاقت اسکا اپنے منصب سے گرا نہیں سکتی۔ (تو فیصل انصاری ص ۱۱)

اس تجربہ سے ظاہر ہے کہ مشرقی صاحب خود کو کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ کے مصداق ہیں۔ ادارہ علیہ ان کا ہی نام ہے کبھی

بصورت عنایت اللہ مشرقی نمودار ہوتے ہیں۔ اور کبھی "ادارہ علیہ" کا نام اختیار کر کے مذہبی مسئلہ مختار ناظرین۔ لائیکر فی حکم احدا

کا مصداق بننا چاہتے ہیں "ادارہ علیہ" کے اختیارات کو، الاصلح میں دست قدرت "لکھا جاتا ہے یعنی ادارہ علیہ" کو الوہیت کی صفات حاصل ہیں۔ اور مشرقی پر ان کی اپنی ذات کے سوا کسی کو

قدرت حاصل نہیں۔ کوئی انہیں معزول نہیں کر سکتا۔ کوئی ان پر اعتراض نہیں کر سکتا۔ کیونکہ مشرقی صاحب کے نزدیک امیر پر

اعتراض کرنے والا بوجہ جہنمی اور اعرابی ہی ہو سکتا ہے۔ ملاحظہ ہو غلط مذہب (بہرہ) مگر سب سے تعجب اس امر پر ہے

کہ یہی مشرقی صاحب اپنی رسوائی عالم تصنیف تذکرہ کے حلقہ

میں

میں

میں

میزرائیوں کا مباہلہ سے فرار

دیروال ضلع امرسر میں مولوی دلی محمد نادیانی افضل خان صاحب کے درمیان فخر الطہ مباہلہ ہر دسمبر کو طے موئے حسب فیصلہ ہر دسمبر کو اسلامی جماعت کے علماء میدان مباہلہ میں جا پہنچے مگر میزرائیوں کو مباہلہ کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ اور فیصلہ سب روگردانی اختیار کر کے میدان سے جلد سے جلد اہل حق کی اس واضح فتح پر مسلمان علاقہ میں مسرت کی لہر دوڑ گئی اور میزرائیوں کو شرمناک شرمیت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑا۔

رئیس یوسف نائب سیکرٹری جمعیت خدام الاسلام دیروال

مدیر ”رسمبر“ کلکتہ کی ”خوش فہمی“

روزنامہ ”رسمبر“ کلکتہ مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۳۹ء کے صفحہ ۲ کالم ۳ پر طنزیات کے کالم میں مدیر روزنامہ مذکور تحریر فرماتے ہیں کہ ہماری نظر سے ماہنامہ شمس الاسلام بھیرہ کا ایک طویل مضمون گذرا جس میں خاکسار تحریک کی مخالفت میں انتہائی زبردستی کے بغیر ایک کے اباب بابت گفتار کو دھکی دی گئی تھی۔ کہ اگر انہوں نے خاکساروں کے متعلق اپنے غلط رویہ کی اصلاح نہ کی تو بحسن خراب انصاف مسلم لیگ سے قطعی بیڑی کا اعلان کر دو گی۔

”رسمبر“ کے محترم مدیر کی خدمت میں گزارش کرتے ہیں کہ آپ نے غالباً شمس الاسلام کا مطالعہ نہیں فرمایا کسی خاکسار کذاب سے یونہی اس کا ذکر سنا ہوگا۔ اگر آپ نے شمس الاسلام کا مطالعہ کیا ہوتا۔ تو آپ ایسی حزر خ غلط بیانی کے مرتکب نہ ہوتے۔ شمس الاسلام ماہنامہ نہیں بلکہ پندرہ روزہ ہے۔ اور اسکے کسی پرچہ میں بھی مسلم لیگ کے اباب بابت گفتار کو دھکی نہیں دی گئی۔ اور نہ ہی کسی مضمون سے ایسا نتیجہ نکالا جاسکتا ہے۔ حزب الفضل ایک مذہبی جماعت ہے۔ اس کا سیاسی اثر سے قطعاً کوئی تعلق نہیں۔ لہذا سیاسی امور میں مسلم لیگ کو کسی قسم کا مشورہ دینے کا اسے کوئی حق حاصل نہیں۔ ہم خاکساروں کی تنظیم کو مذہبی، سیاسی و اقتصادی نقطہ نگاہ سے مسلمانوں کے لئے مفید اور تباہ کن سمجھتے ہیں اور ہم اپنے خیالات کے اظہار کا حق حاصل ہے۔ خاکسار کی تنظیم نے مسلم لیگ کے وجود کو قربان ختم کر دیا ہے۔ مشرقی صاحب مسلم لیگ سے بیزاری کا اعلان کر چکے ہیں۔ اور مسلم لیگ کے قائدین نے اپنے نظریات میں بدترین سب و شتم کرتے رہے ہیں۔ اس کے باوجود اگر مسلم لیگ سے اکابر خاکساروں کی حمایت ترک نہیں کر سکتے۔ تو ہم ان کو ان عیاروں کے مکروہن سے بچا نہیں سکتے۔ مدیر ”رسمبر“ کو شمس الاسلام میں مذکورہ بالا احادیث نہیں مل سکتی مگر ان کو ”اصلاح“ کے خاتون میں خاکساروں کی مسلم لیگ سے بیزاری کے اعلانات مل سکتے ہیں۔

دہ کانگریس یا مسلم لیگ سے نہ ہادی دوستی ہو سکتی ہے غرضی

(اصلاح ۲۰ دسمبر ۱۹۳۹ء)

”رسمبر“ کے کانگریس کے ہیں اور نہ مسلم لیگ کے

امید ہو کہ مدیر ”رسمبر“ خاکسار کے فی اعلانات کی تعلق اپنی رائے کا اظہار فرما (رسمبر شمس الاسلام)

قادیان مورخہ ۷ مارچ ۱۹۳۳ء کے صفحہ ۱ اور سالمہ یو لو آف میگزین جلد ۱۱ بابت ماہ اپریل ۱۹۳۳ء میں بھی درج ہے۔

(۲) میزرائیوں کا مباہلہ قادیانی اور ان کے مریدوں نے اس جگہ تحقیقات سے کام نہیں لیا ہے، بلکہ اپنی مطلب پستی سے کام لیا ہے۔

(۳) کتاب کنز العمال کی جلد ۷ کے صفحہ ۴۷ پر اسی حدیث کے بعد لکھا ہے ”عن ابی ہریرہ“ یعنی نسائی نے حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے، حالانکہ یہ روایت سنن نسائی میں نہیں ہے۔ البتہ کتاب منتخب کنز العمال بر حاشیہ مسند احمد (چھاپہ مصری) کی جلد ۷ کے صفحہ ۴۷ پر لکھا ہے ”عن ابی ہریرہ“ یعنی ترمذی نے حضرت ابی ہریرہ سے نقل کیا ہے۔

(۴) سنن ترمذی شریف (مطبوعہ ۱۳۰۸ھ مطبعہ مجتہبی دہلی) الباب الزبد۔ باب ما جاء فی ذهاب البصر جلد دوم کے صفحہ ۲۷ پر حدیث نبوی یوں ہے،

”حدثنا سويد نا ابن المبارک نا يحيى بن عبيد الله قال سمعت ابی لقول سمعت ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج في آخر الزمان رجال يفتلون الدنيا بالدين يلبسون للناس حلو والضان من اللين الساكهم ا حلى من السكو وقلوبهم قلوب الذباب لقول الله ابي لغفرون ا م على تحفرون في حلفت لا بعث على اولئك منهم فتنة تدع الحليم منهم حيوانا“

ترجمہ حضرت ابی ہریرہ نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آخر زمانے میں کتنے اشخاص (لوگ) ظاہر ہوئے، وہ لوگ دنیا کو دین کے ساتھ ملائیں گے، لوگوں کو اسے پیشکش کرے دے گے نری ظاہر کرنے کے لئے۔ ان کی زبانیں شکر سے زیادہ شیریں ہوگی۔ اور ان کے دل بھیڑیوں کے دل ہو گئے اللہ تعالیٰ فرمائے کیا میرے مہلت دینے کے سبب سے وہ مغرور ہوتے ہیں یا مجھ پر جرات کرتے ہیں میں اپنی قسم کھاتا ہوں کہ ان پر انیس مہلت سے فتنہ (بلاؤں) بھیجوں گا۔ کہ ان میں مائل کو چران چھوڑے گا۔

(۵) واضح ہو کہ سنن ترمذی شریف کی یہ روایت مشکوٰۃ شریف مترجم اردو مطبعہ انوار الاسلام امرسر (جلد ۱) باب الوفاء و السمحة ترجمہ، مرقاة المفاتیح جلد ۷ کے صفحہ ۱۷۸، کتاب استمعة الملعات جلد ۱ کے صفحہ ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸

ان کے قاعدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے وہاں جہازوں کے ذریعہ ہمارے کھانے پینے کے سامان کو بھیج دیا۔ جس میں سب سے اہم چیزیں (نشت، نوٹاتی، چاندنی، فرسے، کودی جاتی تھیں اور اسی کا فیصلہ قابل تسلیم سمجھا جاتا ہے۔ چاندنی سے متعلق تمام دائرے دوسروں کو اپنا چیلنا سکتے ہیں۔ مگر چاندنی کے چیلوں کو دوسرے دائرے اپنا چیلنا نہیں بنا سکتے۔

خونین ڈرامہ

قطع و برید کی بوشر بارسم یا رکا بقتل عمد

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو جو جاتے ہیں رسوا وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا جو بچہ ان کے پیچھے نہیں چھوڑتا جاتا ہے اسکو جلدی دیکھ کر اس اور سرگرم کے نشہ کا عادی بنایا جاتا ہے۔ جو رفتہ رفتہ انہیں میں جذب ہو جاتا ہے اس کے بعد یہ جفا پیشہ اس کو ترغیب دینے میں کہہ کر ان کو نوجوان لینے حشرہ یا ہیچرہ بن جاتا ہے۔ کیونکہ اس صورت میں بہتر احسن جو چند دن کا زمانہ ہے قائم و دائم رہے گا۔ بلکہ مہماری حوصلہ داری اور زیادہ ہو جائے گی۔ نیز تم بڑوں کی ہمدانی کے حصہ دار بن جاؤ گے۔ جس سے تمہارا متول بڑھ جائے گا، دیکھو جو تک گلاب جان نہ رہا نہ بھتی تو مہماری طرح فاقہ مست بھتی آج لاکھوں میں پھیل رہی ہے وغیرہ، طرح طرح کے سبب بارنگ دکھا کر اس کو اس شرمناک فعل پر آمادہ کر لیا جاتا ہے اگر کوئی ان داؤدھٹوں سے قابو میں نہ آئے تو اس کو یہ جھانسا دیا جاتا ہے کہ رات مجھ سے نندی صافی نے خواب میں کہا کہ تم اس کو زبان بنا لو۔ بھلا سب کی ایسی قیمت کہاں جو نندی مائی خود کو فرما دینا۔ معلوم ہوتا ہے کہ نندی مائی تم پر مہربان ہے۔ تم بڑے بھانگوان معلوم ہوتے ہو ورنہ ایسی قسمت کے پیسے، غرض طرح طرح کے ٹیپے ہانڈوں سے اس سچارے کو گرفتار کرو اس مکرورہ فعل پر آمادہ کر لیا جاتا ہے جس کی اجازت کوئی قانونی اور اخلاقی منابطہ نہیں دے سکتا اور اس جدید فریب خوردہ شکار کی اس موقع پر اپنی ذاتی کوئی رائے نہیں ہوتی۔ یہ شعر اس کی حالت کا صحیح ترجمان ہے۔

نو گرفتار ہوں پیاری مجھے معلوم نہیں جو ترے جال میں پھنس جاتے وہ کیا کرتا تو

بعد ازاں نزدیک دودھ کی ساری شہم شہار پارٹی مدعو کی جاتی ہے اور باقاعدہ تقریب منائی جاتی ہے جس میں نندی مائی کی کڑھائی چڑھتی ہے۔ اور راک رنگ کی محفل جمائی جاتی ہے۔ نئے شکار کو اچھے اچھے کپڑے پہنا کر درمیان میں بٹھا دیا جاتا ہے اس کے ایک طرف راک رنگ شروع کر دیا جاتا ہے اور دوسری طرف آگ جلائی جاتی ہے۔ محوڑی دیر کے بعد آگ پر بھی کا چھینٹا دیتے ہیں ہنگ فورا بھڑک اٹھتی ہے۔ سارے پانی ملکر شور مچاتے ہیں مبارکباد مبارکباد نندی صافی نے انہیں قبول کر لیا اب یہ نوجوان بنالی جائیگی۔ اس کے بعد وہ انجنت دیر رہے جو اس کو دھبے والے کو اپنا چیلنا بناتا ہے۔ ختنہ زبرد بالاسے لئے کوئی ایک محفوظ جگہ چھوڑتا ہے۔ جو یا کوئی جنگل بیان ہوتا ہے یا آبادی سے دور کوئی خالی مکان۔ اس میں باقاعدہ ایک گڑھا کھودا

اس میں گری کے کھوپے، سوت کے رنگ رنگ کے اٹے ہو گئے تھام، دال وغیرہ ڈالتے ہیں اس کو نندی مائی کا گڑھا کہتے ہیں۔ اس کے کندھے خسی ہونے والے کو جسے غیر محولی نشہ پلا کر بیوش کر لیا جاتا ہے۔ لے جاتے ہیں اس وقت ایک ماسر قطع و برید لڑائی یا جراح جو کچھ بھی کیے جو اکثر اکثر انہیں جہازم پیشہ سفاکوں میں سے ہوتا ہے اور ایک اس کا گرد و تھا ہے ان دو کے سوا متبر کوئی نہیں ہوتا۔

نہاں کے ماند آن راز سے کزو ساند محفلہا

اس ختنہ زبرد بالا کا معاوضہ ۵۰-۶۰ روپیہ ہوتا ہے۔ عضو متنازل مہر خستین اڑا کر سارا جھٹکرا لیا ہوا پاک کر دیا جاتا ہے۔ خون کی ندیاں بہ نکلتی ہیں۔ خون غڑ پے میں غڑتا جاتا ہے اسی خون کو اس کے چہرے پر ملکر دونوں جہان کی سرخ روی عطا کی جاتی ہے اس خون خسرہ گری کی پاکیزگی پر وہ یہ ایمان رکھتے ہیں کہ اس کی برکت سے کوئی بھی موچہ کے بال ساری عمر اگلیں گے بشرطیکہ ختنوں آجھانی نہ ہو جائے۔ اگر یہ احمق اس جرات جانکاہ سے زندہ بچ گیا۔ تو اس کی ذلت اور رسوائی کا ایک نیا دور شروع ہوتا ہے۔ لینے پیلے اگر ختنہ شخص تھا۔ تو اب شخص ہو گیا پیلے ناقابل فروخت تھا اب فروختی ہے اور ختنہ کی بردہ منڈی میں قدر کی ٹکا ہوں ہے دیکھا جاتا ہے دور دور کے فیروں کو پیغام آتے ہیں کہ یہ ننگی شمشیر نہیں دے دو۔ اگر اسے کچھ حسن و خوش گھڑی بھی مہر ہے۔ تو اس کی قیمت سینکڑوں سے گند کر ہزاروں تک پہنچتی ہے جو اسے خرینا ہے وہ آفا کی حیثیت رکھتا ہے اور بکے والا غلام کی حیثیت یہ زرخیز غلام ہمیشہ کے لئے اپنے آقا کے حکم کی تعمیل پر مجبور ہے۔ خواہ وہ حکم کسی نوعیت کا ہو حتیٰ کہ اگر یہ زرخیز غلام اپنے آقا کے جابرانہ اور ظالمانہ احکام سے اکتا کر کسی دوسرے ڈیرے میں چلا جائے تو آقا اس ڈیرے دار کے خلاف مقدمہ چلاتا ہے اور ذمہ دار کا نام ختنہ کی جیوری اس جرم کی پاداش میں سینکڑوں سے لیکر ہزاروں روپے تک جرمانہ کی سزائیں عطا کرتی ہے۔

کالی رات

اگر اسی ختنہ زبرد بالا سے مرع بلبل جان بحق ہو گیا۔ یعنی نندی مائی سے مل کر سرگباش ہو گیا۔ تو گڑھا کھدایا موجود ہوتا ہے اسے فروت کے مطابق کھٹا بڑھا کر اپنا کام کیا اور چلتے بنے۔ یہ عمل جراحی لڑ کے کو کسی دور دواز شہر میں لے جا کر جہاں اس کو کوئی بھی نہ جانتا ہو۔ کیا جاتا ہے تاکہ کوئی اس کی واقفیت کی بناء پر اسے تلاش نہ کرے جس رات یہ خوفناک اپریشن کیا جاتا ہے۔ اس رات کو یہ لوگ اپنی اصطلاح خاص میں کالی رات کہا کرتے ہیں۔ اس اصطلاح میں کئی رمز و مضمین ہیں۔ فاعل اپنے نامہ اعمال میں ایک مزید سیاہ داغ کا اضافہ کرتا ہے۔ اور منفعل اپنی سیاہ بختی پر ایک نئی مہر ثبت کرتا ہے۔ نیز دنیا کی سیاہ کاریوں میں ایک نئے باب کا افتتاح ہوتا ہے۔ اور اگر معمول اس گھاؤ کی تاب نہ لا کر نندی مائی کے گڑھے سے جنم کے گڑھے میں جا گرا۔ تب بھی دنیا اس کی آنکھوں میں تاریک ہو گئی۔ اور یہ ایسی سیاسی ہے جسکے بعد کوئی سفیدی کی جھلک نہیں غرض یہ کالی رات بہمنوی اعتبار سے کالی رات ہے۔ گو اس نام سے ظاہری معنی یہ مترشح ہوتے ہیں کہ اس سیاہ کاری و سیاہ بختی کے لئے شب تاریک ہی موزوں

ہو سکتی ہے تاکہ اس قاتلانہ جرم کے ارتکاب سے فارغ ہو کر مجرمین اپنی اپنی راہ لیں تو شب سیاہ ان کی امداد و پردہ پوشی کر سکے۔ اور کسی کو کانٹوں کا نجر نہ ہو کہ اس رات کی سیاہ چادریں لپٹے ہوئے خدا کی زمین پر دوا لیے مجرم چلے رہے ہیں جو ایک بے گناہ کو موت کے گھاٹ اتار چکے ہیں۔ یا اسے زندہ در گور کر چکے ہیں۔ یہ بے کالی رات کی مختصر سی سرگزشت کون نہیں جانتا۔ کہ ان لوگوں کے مشاغل

سہارا فرض

افعال شنیع جن کے تصور سے بھی انسانیت شرم سے پانی پانی ہو جائے ان کے دن رات کے معمولات میں داخل ہیں۔ ان کا وجود نہ صرف ملک و ملت کے لئے موجب ننگ و عار ہے۔ بلکہ بنی نوع انسان کے لئے سیاہ داغ ہے یہ گروہ جسم انسانیت کا وہ بھڑا ہے۔ جسکے جرائم متعدی ہیں اور بچہ خطرناک ہیں ایسی صورت میں سرخوہ ملک و ملت اور سرخوہ انسانیت کا فرض اولین ہے کہ وہ اس بھڑے کے تدارک اور ان خوفناک جرائم کے انسداد کی سعی و کوشش کرے۔ اور بحسن استیصال ختنہ سنجاب کی ہر ممکن طریق سے امداد و اعانت کرے۔ مگر ان کو نسل قانونی طور پر اس مملکت خیز گروہ کا انتظام سہولت کر سکے ہیں۔ ایڈیٹر ان اخبارات اس آواز کو سچے سچے کانوں تک پہنچا سکتے ہیں۔ اور بینا یان قوم اس مجرم لونی کے افراد کو سر تقریب بدلتش دشادی پر لگی کوچوں میں آنے اور محلوں میں تاج کاٹا کرنے سے روک سکتے ہیں۔ عام چیلک اس ٹریکٹ کو کثرت سے لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچا کر ہر شخص کو باخبر اور ہوشیار کر سکتی ہے۔ جب تک چاروں طرف سے اس وبا کی روک تھام نہ کی جائے گی کما حقہ کامیابی نصیب نہیں ہو سکتی۔ اور یو جی ٹیکس انڈیا دار الحکومت اور ہیچرہ ویش برابر ترقی کرتا رہے گا۔

پندرہ کروڑ روپیہ ۱۵۰۰۰۰۰۰۰ ماہوار کس

یہ ٹیکس ہندوستان کے طول و عرض میں یو جی ٹیکس گورنمنٹ کی طرف سے سر شادی اور بچہ بدلتش دے کی تقریب پر سرخرب اور امیر سے وصول کیا جاتا ہے اگر کوئی غریب ادائیگی میں لپس دیش کرے تو اسے ہیجرت کر کے وصول کیا جاتا ہے۔ یہی آمدنی ان کے متول اور شکار بازی، شکار کھانسنے کے لئے مضبوط جال پھینکنے والے کیلئے ترغیب و تحریک کا موجب بنتی ہے۔ لہذا ہر فرد بشر کو لازم ہے کہ وہ اس ٹیکس کو ایک دم بند کر دے تاکہ آئندہ جدید بھرتی کا امکان کم ہو جائے۔ اور سرورہ مکاری جو ان کی ذات اور اس آمدنی سے وابستہ ہے رک جائے۔ ممکن ہے بہت سے ادھورے ہیچرے جو ابھی نندی مائی کے گڑھے تک نہیں پہنچے پھر انسانیت کی طرف عود کریں۔ عجب کیا ہے یہ پیرا غرق ہو کر پھر اچھل آئے کہ ہم نے انقلاب چرخ گردوں یوں بھی دیکھا تو

حکومت ہند کا فرض

حکومت کو چاہیے کہ خسروں کے کو قانون بن کر لے اور قطع و برید کی ہولناک رسم کی تحقیقات پولیس کے سپرد کرے جس سے ایسے اسرار و رموز کے انکشاف کا امکان ہے جس سے دنیا انگشت بدندان رہ جائے اور کچھ عجیب نہیں کہ بچوں کی گندگی کی قدیم شکایت کا تعلق بھی اسی گروہ

فوج محمدی کا راولپنڈی میں عظیم الشان کیمپ

فاروق اعظمؓ پر روشنی ڈالی۔ نماز ظہر کے بعد تمام سپاہیوں کو نماز عشا تک چھٹی دی گئی۔ بعد نماز عشا بجلی کی آواز پر تمام سپاہیوں کو پریڈ گراؤنڈ میں جمع کیا گیا۔ اور مولانا ظہور احمد صاحب گہلوی نے اسلامی عسکری نظام پر تقریر فرمائی اور ساتھ ہی احسن طریق پر ردِ خاکساریت کیا۔ اس کے بعد تمام سپاہیوں کو اپنے خیموں میں جانے کی اجازت دی گئی۔ اور جنگو ڈیوٹیوں پر مقرر کیا گیا۔ وہ اپنی اپنی ڈیوٹی پر مقرر ہو گئے۔

خطرے کا الارم

رات کے ایک بجے خطرے کا الارم ہوا۔ اور بجلی کی آواز پر تمام سپاہی نہایت مستعدی سے تیزی کے ساتھ اس حالت میں کھڑے ہوئے۔ حضرت مولانا ظہور احمد صاحب گہلوی نے اس موقع پر تقریر فرمائی اور میدان میں جمع ہو گئے اور کیمپ کے چاروں طرف حفاظت کیمپ کے لئے سورج بندی کی گئی۔ اور میدان میں بھی سپاہیوں کو سرف سے چونکنا سے حکم دیا گیا اور یہ سب مصدوقی کام اس لئے کیا گیا کہ سپاہیوں کی فوجی تربیت اچھی طرح سے مستحکم ہو جائے رات کے اٹھانے کے بعد خطرے کے دور میں اس کے بعد سپاہی اپنے خیموں میں سوئے ڈیوٹی والوں کے داخل ہو گئے۔ بروز اتوار صبح موٹے سی اذان دی گئی۔ اور کیمپ کی مسجد میں نماز صبح ادا کی گئی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد ایک گھنٹہ دس قرآن مجید دیا گیا۔ اور پھر چائے کے لئے چھٹی دی گئی۔

اس کے بعد تمام سپاہیوں کو بجلی کی آواز پر پریڈ گراؤنڈ میں جمع کیا گیا اور تربیت دار صفیں کھڑی کر کے ۱۲ توپوں سے علم اسلامی کی سلامی اتاری گئی۔ کیمپ کے اس نظارہ روح پرورد کو دیکھنے کے لئے ہزاروں مخلوقات جمع تھیں۔ سلامی سے فارغ ہونے کے بعد منیڈ باجہ سے تمام شہر کا مارچنگ شروع ہوا۔ سب سے اول دستہ راولپنڈی کی فوج محمدی کے سپاہیوں کا تھا جن کے آگے حضرت مولانا خطیب الامت مولوی مولانا بخش صاحب فوجی وردی میں ملبوس ہو کر پوری مستعدی سے فوجی اصول کے مطابق مارچ کر رہے تھے اور حضرت مولانا ظہور احمد صاحب گہلوی قائد تبلیغ بھی فوجی وردی پہنکر فوج محمدی میں مارچنگ کر کے لوگوں کو حیرت کر رہے تھے اور قائد اعظم حضرت صاحبزادہ محمد فخر الزمان شاہ صاحب بھی پورے طریق پر فوجی وردی میں ملبوس ہو کر مارچنگ میں مصروف تھے اور شان مساوات اسلامی کا پورا پورا منظر پیش کر کے لوگوں کو گرویدہ بنا رہے تھے ان سب حضرات کے فوجی لباس میں ملبوس ہو کر چلنے کا یہ اثر ہوا۔ کہ دس اکڑ مساجد فوجی وردی پہنکر فوج محمدی میں داخل ہوئے۔ اور بہت سے معزز و چیدہ حضرات نے اس جماعت میں شامل ہونے کو اپنے لئے باعث فخر سمجھا۔ قریباً ایک بجے بحیرہ فوجی فوج محمدی شہر کے مشہور بازاروں سے مارچنگ کرتی ہوئی کیمپ میں داخل ہوئی۔ اس تمام فوج کی کمانڈ نہایت تجربہ کار شمالی علاقہ کے امیر العسا کر میاں جان محمد صاحب ٹیکسلی کے ہاتھ میں تھی۔ اور ان کے زیر کمانڈ کئی ایک امیر عسکر تھے۔ امیر العسا کر میاں جان محمد صاحب کے حسن انتظام کی جس قدر بھی داد دی جائے وہ کم ہے۔ بلچنگ کے دوران میں ہزار ہا مخلوق اس نظارہ کو دیکھنے کے لئے اسلامی جوش سے

موجودہ ۸، ۹، ۱۰ دسمبر ۱۹۳۹ء جمعہ، ہفتہ، اتوار کے ایام میں جو اسلامی شان و شوکت کے مظاہرے ہوئے۔ جن کی یاد توں قلوب میں موجود رہیگی۔ سپاہیوں نے مارچ کیا۔

حضرت مولانا ظہور احمد صاحب گہلوی قائد تبلیغ حجرات کے روز تشریف فرمائے راولپنڈی ہوئے اور ایک دستہ مسین سپاہیوں کا کمانڈ ایشیا سے کام لیتا تھا جو پورے پریڈ جگہ حجرات کو راولپنڈی پہنچا جمعہ کے روز اطراف و اکناف، میاں والی، ٹیکسلا سترہ کرہ سری سے جوش ابنوہ درابنہ فوجی نشانات لے کر راولپنڈی پہنچ کر ایک بجے تک کیمپ میں داخل ہوئے ویسے تو رخصتا کاروں کی تعداد ایک ہزار سے زائد ہو چکی تھی۔ مگر اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے کیمپ میں وہ سپاہی داخل ہو سکے جو پوری طرح سے باوردی ہو کر آئے ہوئے تھے جن کی تعداد ۵۰۰ سے زائد تھی۔ کیمپ کے داخلے کے بعد سپاہیوں نے نماز جمعہ عید گاہ کی مسجد میں جو بالکل کیمپ کے متصل تھی صاف اور مولانا عبد الرحمان صاحب کے پیچھے ادا کی۔ اور قائد تبلیغ مولانا ظہور احمد صاحب گہلوی اور خطیب الامت مولانا بخش صاحب نے وکٹاپی حملہ کی جامع مسجد میں نماز جمعہ پڑھی۔ قبل نماز جمعہ مولانا ظہور احمد صاحب گہلوی قائد تبلیغ نے ایک جامع تقریر فرمائی۔ کہ جس میں آپ نے علم و عرفان اور تاریخی معلومات کے دریا بہا دیے اور خاکساری فتنہ سے لوگوں کو اس طرح آگاہ کیا کہ طربان بیان سے باہر ہے۔ تمام لوگ آپ کی تقریر پر نیا شہر سے مسحور ہو کر سر دھن رہے تھے نماز جمعہ کے بعد سر دو حضرت کیمپ میں تشریف لے گئے۔

رات کو نماز عشا کے بعد مولانا ظہور احمد صاحب نے تمام سپاہیوں کے سامنے رحمت اللعالمین کی سیرت پر جامع تقریر فرماتے ہوئے سپاہیوں کو اس وقت پر چلنے کی پروردایت فرمائی اس کے بعد سپاہیوں کو اپنی اپنی ڈیوٹیوں پر مقرر کیا گیا۔

موجودہ ۹ دسمبر بروز ہفتہ بعد نماز فجر ایک گھنٹہ تمام سپاہیوں کو دس قرآن مجید دیا۔ اس کے بعد چائے کے لئے چھٹی ہوئی۔ ۹ بجے تمام سپاہیوں کو میدان میں التصفیٰ کر کے ڈاکٹری معائنہ کیا گیا ۹ بجے تمام جیش قضا و قضا پر باقاعدہ مارچ کر کے ترتیب وار صفوں میں قائد اعظم صاحب کی سلامی و علم اسلامی لہرانے کے لئے کھڑے کئے گئے ۱۲ توپوں کی گونج کے درمیان قائد اعظم صاحب نے علم اسلامی لہرایا یہ نظارہ اس قدر دلکش تھا کہ اس کے دیکھنے کے لئے ہزار ہا مخلوقات کیمپ کے ارد گرد جمع تھیں۔ اور دیکھنے والی نگاہیں شانائیان اسلام کی شان و شوکت کو اور ان کی فوجوں کے نظاروں کے تصورات کو اپنی آنکھوں کے سامنے لاری تھیں۔ سلامی سے فارغ ہونے کے بعد فوج محمدی کے جوش و سرور باجہ کے شہر میں مارچنگ کے لئے نکلے جن کی تقسیم کئی گروہوں پر کی گئی اور شہر کے مشہور بازاروں مثلاً راجہ بازار، جہلم بازار، کچھ منٹ ٹی بازار کلان، بازار تلواڑاں، رتنہ امراں، اسٹیشن روڈ، صدر بازار اور گوالمنڈی سے ہوتے ہوئے راجہ بازار سے گذر کر کیمپ میں ایک بجے داخل ہو گئے۔ اور پھر سنگر تقسیم ہوا۔ بعد ازاں نماز ظہر ادا کی گئی جسکی ادا کی کے بعد مولانا ظہور احمد صاحب نے سیرت حضرت عمرؓ

کی روشنی میں تیسر ہوئی چاہیے تاکہ وہ مسلمانوں کے مذہبی مفاد کی نگہداشت کر سکے اور وہ صاحب جماعت سے یا ہندوستان میں دوسری ایسے والی قوموں یا مختلف جماعتوں سے جنگ اور صلح کا فیصلہ کر سکے اور ہندوستان کے دستوں مسلمانوں کو مکمل تہذیبی خود اختیاری مستقل وفات کے ذریعہ دی جائے۔ یعنی قانون میں اسکی تصریح کی جائے کہ ہندوستانی حکومت یا شہر کے مجلس قانون ساز کوئی ایسا قانون نہیں بنا سکتیں جو مذہب اسلام کے خلاف ہو اور مسلمان جس کو مذہبی نقطہ نگاہ سے منظور نہ کریں۔ اور مسلمان مذہبی اور معاشرتی اصلاح کا جو قانون اپنے لئے بنانا چاہیں اس میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ اور اسلامی قانون کے ماتحت مسلمانوں کو جس اندوئی نظام کی ضرورت ہو حکومت اسے تسلیم کرے۔

اس سارے بیان کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان کی حکومت میں مسلمانوں کے ساتھ اقلیتوں جیسا سلوک نہ کیا جائے بلکہ انکی مذہبی مفاد پر ان کی سیاسی زندگی کو معنی قرار دیا جائے اور انہیں تہذیبی خود مختاری اس طرح دی جائے کہ وہ حکومت میں شامل ہو کر خود ایسے قوانین مرتب کریں جو ان کے مذہبی حقوق کی حفاظت کے فیصل ہوں۔ بلاشبہ ہندوستانی مسلمانوں کا محور و مرکز ان کی تہذیبی خود مختاری سے جسے قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ وہ حکومت کی طاقت استعمال کریں۔ اسی بنیاد پر مسلمان فرقہ وارانہ تصفیہ کرینگے اور اسی طریقے سے ان کے حقوق کی حفاظت ہو سکے گی۔

یہ ہے وہ جمعیت علماء کا فارمولا مسلمانوں کے مطالبات کا خلاصہ جسکی ترغیبی مسرت خارج نہیں کر سکتے کیونکہ وہ خود مسلمانوں کی تہذیبی خود مختاری کے اجزاء اور تفصیلات سے نااہل ہیں یہ کام صرف شریعت اسلامیہ کے مصبرین و ماہرین ہی انجام دے سکتے ہیں۔ اگر کوئی دوسری جماعت اس بنیادی مقصد کو لے کر آگے بڑھے۔ تو ہم اس کا بھی استقبال کریں گے۔ کہ ہمیں اشخاص سے نہیں نصب العین اور مقصد سے غرض ہے۔

(زمر ۵ دسمبر ۱۹۳۹ء)

تفقد و تبصرا

اس نام کے دور سالے خا کسار کا غلط مذہب علامہ حکیم تاج الدین احمد صاحب تاج کسی زمانہ میں مشرقی کے ثنا خوان اور خا کسار کے مجدد تھے آخر کار خا کساروں کے اسلام نور رب سے متاثر ہو کر انہوں نے مذکورہ رسالے تالیف کر کے مسلمانوں پر احسان عظیم فرمایا۔ ان رسائل میں آپ نے مشرقی کے جھوٹے دعاوی کی حقیقت واضح کر دی ہے مشرقی کے ایک بیان سے تاج صاحب کو غلط فہمی ہوئی ہے مشرقی اور تاج صاحب اور عامۃ المسلمین تقویت الایمان کو مولانا اسماعیل شہید کی تصنیف سمجھتے ہیں حالانکہ دلی کے ایک عالمی مولوی اسماعیل نے کتاب التوحید کا اردو ترجمہ کر کے اس کا نام تقویت الایمان رکھ دیا اور عوام میں یہ کتاب مولانا اسماعیل شہید کی مشہور ہو گئی۔ اس مہم تاج صاحب کی اسلامی خدمت قابل قدر ہے۔ قیمت ہر دور رسائل ۴۰ ملے کا پتہ علامہ تاج الدین احمد صاحب تاج محلہ جوبری لاہور

نظم تاریخی بتقریب شادی حضرت صاحبزادہ محبوب الرسول صاحب ساکن اللہ شریف

زمنہ جہد حکیم مولوی عبدالرسول صاحب کلاں ساکن بکھارہ

تحقیق و ضلع شاہ پور (پنجاب)

سبک با طرب شادی مبارک
مبارک خانہ آبادی مبارک
نحمدہ کہ شد فضل الہی
جہاں مسرور از ماہ تا بہانی
شدہ نزو تیج حضرت پیر للہ
نور باطنی منظور در گاہ
کہ انمش شہج محبوب الرسول است
در گاہ رسول اللہ قبول است
زمان و روح عالم شادمان شد
ز حد افزوں سرور خادمان شد
وصال خاندان محسب افضال
زہر دو طرف شد احسن ہر حال
مبارک باد وصل خیر و خوبی
عجائب اتحاد اعلیٰ قلوبی
حرم بگ شریعت اضواء رخشاں
نسب للہ شریف اوار تلباں
نہ ہر دو راست صاحب مدح و اوصاف
تہامی اہل فضل اسلاف و اخلاف
چو مجلس شد بسیج عقد احسن
با حیان و افاضل شد مزین
جناب حضرت بوسعہ احمد
ولی واصل در گاہ ایود
کہ وطن و مسکنش کھولہ شریف است
لجلم و فضل قدرش بس منیف است
نمودند اہل مجلس صدر اجلاس
کہ فضلش را ہمہ کردند احساس
ز حضار اہل شان و قدر ساسی
برفتہ زیب سجادہ گرامی
شہ مقبول و منظور الہی
کہ از شاننش شدہ عالم مہابی
ظہور احمد کہ در عالم ظہورین
چو ماہ و ہر شد ہم فینص و نورش
شکفل کرد حملہ اندیز کار
ہمہ تن گشت ساعی مثل اخبار
برادر زادگان را جسم فرمود
ز والد شفقت و رحمت بنفوذ
آئین شریعت کرد انجام
لعزو رفعت و کبرائے اسلام
غلام حضرت یحییٰ اولی العلم
نمودہ صلح با اخلاق و با جلم
بروں شد غصہ اش شد کاظم غیض
بمجلس شد ظہور برکت و فیض

تعلق رکھتی تھی۔

جو حضرات دور داز سے سردی کے موسم میں کیمپ میں
شکر یہ سٹولیت کے لئے شریف لائے ان کا شکر ادا
نہ کرنا بعد از شرافت ہوگا۔ خا عسکر حضرت صاحبزادہ محمد خیر الزمان
شاہ صاحب فائدا عظم، و صاحبزادہ محمد بن الدین صاحب بٹ
قاضی عدالت ادارہ عالیہ محمدیہ عسکر یہ و حضرت صاحبزادہ
احمد دین صاحب قاضی عدالت ادارہ عالیہ سجادہ نشین مکہ
شکر یہ کے مستحق ہیں کہ جن کی شریف آوری سے کیمپ کی رونق
میں بہت ترقی ہوئی۔ نیز ٹیکسلی کی جماعت اور ہمارے علاقہ کے
امیر الحاکم محمد جان صاحب خاص طور پر شکر یہ کے مستحق ہیں۔
افسوس ہے کہ مولانا محمد داؤد صاحب ناظم ادارہ عالیہ شریف
لاتے ہوئے بیمار ہو گئے۔ اور خاص مگر کی کا اظہار نہ کر سکے۔

نیز یہ بہت بڑی فروگزاشت ہوئی اگر ہم خطبہ الامت
مولانا مولابخش صاحب اور ان کے مدد معاون، ایم عبد اللطیف
صاحب سیکرٹری انصار المسلمین و مولانا محمد عبد الرحیم صاحب
عباسی نائب صدر انصار المسلمین و محمد اقبال صاحب امیر عسکر
شہر اولیڈی و ملک فضل کیم امیر عسکر موضع چوڑی و نائب امیر عسکر
گل محمد و نائب امیر عسکر علی محمد ستور و ناظم فوج ناصر عبد الرحیم، و
سرگرم کارکن مظفر دین صاحب کا شکر یہ ادا نہ کریں کہ جن کی شانہ روز
تک دو دو اور ان تھک کوششوں اور محنت و جانفشانی سے
کیمپ کا مہاب ہوا۔ اسی طرح راولپنڈی کے تمام سیاسی شکر یہ
کے تقدیریں کہ جنہوں نے دن رات ایک کر کے کسی قسم کا فیقہ
کیمپ کی کامیابی میں نہیں اٹھا رکھا کیمپ کی کامیابی کا سہرا
کیمپ کے سرگرم سیکرٹری جناب محمد امین صاحب کی ہے
اہل، اہل، بی، پلید راولپنڈی کے سر پر ہے۔ اللہ تعالیٰ موصوف
کو خدمت اسلام کی پیش ازین توفیق عطا کرے۔

اثر و نتیجہ کیمپ کی کامیابی سے راولپنڈی اور گرد و نواح میں
زور شور سے شروع ہو گئی۔ اس کے سبب بے پناہ کے آگے خاکستہ
مثل خس و خاشاک کے بہتی ہوئی نظر آ رہی ہے انشاء اللہ العزیز
تھوڑے ہی عرصہ میں یہ فتنہ خاکساری آخر چکیاں لیکر دم توڑ کر
اپنے قائد کے لئے حسرت و مذمت کا موجب ہوگا۔
(محمد اسحاق نائب امیر عسکر انصار المسلمین شہر راولپنڈی)

خدا یا اتحاد این باد قائم
خجور سندی و فرح و غیش دائم
بود محبوب با محبوب خوشحال
بنقوی و بہ عزو و قدرت مال
رسید این مژدہ چون با عبد احقر
پے تاریخ شد ہم حکم اکبر
بزودی طائر فکرم پریدہ
مر اندوہ را یکسر بریدہ
ندا آمد بفضل حق تبارک
بہ فرحت شادی کامل مبارک

۱۳۵۸ھ

جواب امر کیلئے دسپی کارڈیا ملٹ آنا چاہئے۔ منبج

لیریز بے تابانہ وار فوج کے ساتھ چل رہی تھی۔ اور نزاروں کی تعدادیں
گلی بازاروں کے دو طرف چھپنوں پر سر دوزن اس نظارہ کو دیکھ کر عیش
عش کر رہے تھے دو بچے نماں فہر کیمپ کی مسجد میں ادا کی گئی۔ بعد
زراعت نماز لاؤ ڈسپیکر پر لانا طور احمد صاحب بگوی فائز تبلیغ
نے ایک تاریخی خطبہ بعنوان اسلامی جہاد جو ایک ہزار کی تعداد میں
طبع کر کے تقسیم کیا گیا۔ جب طرح کو قائد اعظم صاحب نے اپنی
گرہ سے برداشت کیا۔ خطبہ کے سننے کے لئے لوگ کیمپ میں
داخل ہونے کی ہلاکسی نہیں کے تمام اجازت دی گئی فریسا سات آٹھ
نزار آدمی خطبہ سننے کے لئے کیمپ میں داخل ہوئے خطبہ کیا تھا۔
اس کی کیفیت وہی جان سکتا ہے جس نے اس کو سنا یا جیسے
اس کا مطالعہ کیا۔ اخبارات میں بھی شائع کرنے کے لئے ایک
ایک کاپی بھیج دی گئی۔ یہ خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد اسلامی
پروپینڈیٹ صاحب نے حیرت انگیز حیاتی کتب دکھائے۔
خطبہ کے سامعین میں۔ سے حضرت مولانا مولوی محمد اسحاق صاحب
مانہروی و علامہ مولانا غلام علی صاحب مہر سفت زبان و خان بہادر
شیخ محمد اسماعیل صاحب رئیس اعظم و خان صاحب فتح محمد
صاحب و حضرت جن سیر صاحب آٹ گولڈ شریف، و سید
غلام مصطفیٰ شاہ جیلانی و مہتری میان کریم بخش صاحب انجمنہ درابہ
عبد الرحمن خان صاحب و حکیم عبد المرحوم صاحب صابر، و
دیگر عزیزین شہر و صدر مسلم ہندو سکھ خاص قابل ذکر ہیں حضرت
مولانا محمد اسحاق صاحب مانہروی نے سپاہیوں کے ساتھ شہر
کیماجک میں بھی رفاقت فرما کر کارکنان جماعت کی حوصلہ افزائی
فرمائی۔ آپ نے تحریک کے ساتھ گری دھچی و ہمدردی کا اظہار
کیا۔

مصنوعی جنگ

ہم نے تمام سیاسی مصنوعی جنگ کے لئے مال لٹی کے بل سے
ماریج کرتے ہوئے سڑک گولڈ پر اس محاذ پر پہنچے جہاں مصنوعی
جنگ کرنی تھی۔ جنگ سے پہلے نماز عصر اقامت پڑھ کر مولانا حافظ سید
صاحب ادا کی۔ کمانڈر چیف میان جان محمد صاحب نے دستور
کو تقسیم کیا اور مختلف محاذوں پر متعین کر کے مصنوعی رائلوں اور
تولیوں سے جنگ شروع کرائی۔ اس مصنوعی جنگ کو دیکھنے کیلئے
قریباً آٹھ دس ہزار آدمی موجود تھے جس کے نظارے نے تمام کو
موجہ زبہا کھا تھا۔ اور بے اختیار مجمع کے منہ سے صدائے آفرین
اور نثر تکریم بلند ہو رہے تھے۔ مصنوعی جنگ نماز مغرب کے
نزدیک ختم ہوئی مصنوعی رنجیوں کی مرہم پی اور لاریوں
پر لانا اور ایک جماعت کا شکست کھا کر لگنا۔ اور پھر گرفتار
ہونا اور زان بعد اصول اسلامی کی پابندی کا اقرار کرنا عجیب غریب
منظر تھا۔ لوگ جوش کے آ رہے سے باہر ہو رہے تھے۔ اس
حیرت انگیز کرشمے کو دیکھ کر صد ہا مسلمانوں نے فوج محمدی میں بھرتی
ہونے کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا مصنوعی جنگ سے فارغ
ہو کر فوج طفر موج نے بڑی شان و شوکت سے کیمپ میں داخل
ہو کر نماز مغرب ادا کی اور کیمپ بجز و خوبی ختم ہوا۔ قاضی فضل الہی صاحب
میر کن کونسل عربیہ ٹیکسلی جنگ کے دوران میں پہلک کو جنگ کے
ظالموں سے مطلع کرتے رہے۔ نازین کی تعداد سزاروں سے متجاوز
تھی۔ اسلامی فوج فتح و نصرت کے بعد واپسی پر جوش و خروش
کے عالم میں لٹی کے پل سے جنگی ترانے گاتے ہوئے گزرنے کا
منظر اس قدر دلنواز اور روح پرور تھا کہ اس کی کیفیت دید سے

ایسی حالت میں اہل کاغلبہ دیکھ کر وہ طبعاً اس مضمون میں متلاطم ہوا کرتے تھے۔ فتح و نصرت حق پرستوں کو نصیب ہونا کرتی ہے۔ حق کی حمایت اور اہل کاغلبہ کو توڑنے صلیفوں اور ناکوین انجاس کو نکالنے کے غلہ سے محفوظ رکھنے اور اللہ کی مساجد کو ویرانی سے بچانے کے لئے مسلمان پر ہر باوجود حق کیا گیا۔

وَلَا تَدْعُ إِلَى الْفَسَادِ
أَخْضَعُوا لِمَنْ خَضَعُوا
صَوَّاعِبُ وَبَلَدُ
وَمَنْ خَضَعُوا لِمَنْ خَضَعُوا
أَسْلَمُوا لِلَّهِ كَيْفَ اسْرَجَ

اور اللہ اگر آدمیوں میں ایک کو
دوسرے سے ذلیل نہ فرماتا تو ضرور تھا
دی جانیں خالق میں، اور گرجا، اور
کلیسا اور مسیحیوں جن میں اللہ کا
کثرت نام لیا جاتا ہے۔

اسلامی جہاد ملک گیری اور اقوام عالم کو غلام و محکوم بنانے کے لئے نہیں۔ بلکہ اسلامی جہاد کا مقصد دنیا کو امن و راحت عطا کرنے پر دست کو نہر دست کے غلہ سے بچانے، اور اسلام کا پیغام حیات سنانے کے لئے ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں

مُؤْمِنِينَ كَارِثًا وَمُؤْمِنَاتٍ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لَا تَقْطَعُوا سَبِيلَ
بَيْنَ رِجَالٍ يَخِيلُ لَكُمْ

اور ان کے لئے تیار رکھو جو تمہیں
پہنچنے اور جتنے گھوڑے باز نہ سکو
کہ ان سے ان کے دلوں میں دھاک
سجائو جو اللہ کے دشمن اور نہارے
دشمن ہیں۔

کامیاب بن کر میدان عمل میں کامیاب بن کر نئے نئے فتح پوری کا سر مجاہد پر امن طریقہ سے ادعائے سبیل سرایت بال حکمت و الموعظۃ الحسنہ کے طریق پر کاربند ہو کر اپنے مقاصد میں کامیاب ہو گا۔ اسلام کے بار بار پیادہ آگے بڑھنا کامیابی منارا قدم چوڑے کے لئے تیار ہے۔

وَالْحَاقَّةُ لِلْحَقِّ

فوج محمدی کے اصول

اور
انصار سپاہیوں کے فرائض

۱۔ مسلمانوں کو متحد کرنا (۱) فوجی کی ہدایت اور پیروی سے اجتناب کی ہدایت کرنا (۲) ایمان والوں کی دلاری و عسکری رہی دین و ملت کے اعداء سے ہزاری (۳) مباحثہ، مناظرہ یا مجاہدہ سے اجتناب (۴) احکام شرع کی پابندی (۵) اصلاح رسوم با اتباع سنت (۶) مسلمانوں کی اقتصادی بہبودی کے لئے جدوجہد (۷) صداقت و امانت (۸) بلا لحاظ مذہب و ملت خیریت خلق (۹) غلبہ اسلام اور مسلمانوں کی سر بلندی کے لئے ہر ممکن اقبال و سر فروشی کے لئے تیار رہنا۔

(۱۰) اپنے افسران بالا کے اس حکم کی اطاعت جو شریعت کی واضح تصریحات کے خلاف نہ ہو۔ (۱۱) سپاہیانہ زندگی اختیار کرنا۔ (۱۲) سیاسی و مذہبی فرقہ بندیوں سے الگ رہنا۔

حلف و قادی

اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص بھی شہادت کا دعوے کرے یا اپنی اطاعت کو مطلق اور غیر مشروط قرار دے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ سیدنا ابوبکر، عمر، عثمان و علی رض و دیگر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین امت کے لئے جو مجاہدیت میں انشا ربہ امام ابو حنیفہ امام مالک رحمہ اللہ شافعی رحمہ اللہ امام احمد رحمہ اللہ محمد بن و فقہائے امت کی پیروی باعث نجات ہے نجات کا مدار عقائد کی صحت پر تو عقائد کے ساتھ حال ہونا ضروری ہے فقہاء کے بغیر عمل کوئی چیز نہیں۔

شمس الاسلام کا دور جدید

اہم اعلان

شمس الاسلام کے موجودہ اخباری سائز میں مزید تین ماہ کسی قسم کی تبدیلی نہ ہوگی۔ یکم اپریل سے موجودہ سائز بدل دیا جائیگا۔ مگر پالیسی میں کسی قسم کا تغیر ہوگا۔ جریدہ کا سائز غالباً ۱۰×۱۲ کر دیا جائیگا۔ کاغذ کی گرانی کے پیش نظر ہمیں رضائے نہیں ہو سکتا۔ جریدہ کو مزید دلچسپ اور مفید بنانے کے لئے کئی تجاویز زیر غور ہیں۔

ضرورت

جریدہ شمس الاسلام کے لئے ثابت ہونے کی ضرورت ہے جریدہ کی پالیسی کی ترقی و ترقی ہونا اور عقائد کے لحاظ سے خالص سنی و حنفی موافقت اور اخباری تجویز رکھنے والے صاحب کو ترجیح دینا چاہیے تنخواہ وغیرہ کا فیصلہ نہ لیں خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ جو صاحب المیت رکھتے ہیں اپنی درخواست مدیر جریدہ شمس الاسلام کے پاس روانہ فرمائیں غرض

ادارہ عالیہ محمدیہ عسکریت کیلئے کے اعلانات

- ۱۔ سرخجام کے امیر العسکر و ناظم صاحبان اپنے اپنے ضلع و علاقہ کے اسلامی تواروں و عسکریوں اور اسلامی اجتماعات کے انعقاد کی تہا رکن اور ان کی محقق کیفیت تحریر کر کے بہت جلد ادارہ عالیہ میں بھیجیں۔
- ۲۔ تمام امیر العسکر صاحبان اپنی کارکردگی کی سہ ماہی رپورٹ بہت جلد ادارہ عالیہ میں روانہ کریں۔
- ۳۔ ہر اجتماع اپنے ہر مضمون کے سپاہیوں کی فہرست روانہ کرے جو جلد جدید سپاہی فہرست ہوں ان کے اسماء کی فہرست سہ ماہ کی یکم کو ادارہ عالیہ میں ارسال کر دیا کریں۔
- ۴۔ راولپنڈی کے کیمپ میں انٹر انصار سپاہی کل وردی میں نہ ہونے کی وجہ سے شامل نہ ہونے کے لئے تمام سپاہیوں کو حکم دیا جاتا ہے کہ بہت جلد دستور العمل کے مطابق اپنی وردی پورہ مکمل کریں۔
- ۵۔ تمام افسران اور سپاہیوں کے لئے پریڈ یا دورہ کے موقع پر شرعی امور میں ناظم تبلیغ کے احکام کی تعمیل لازمی ہوگی۔
- ۶۔ مولانا الحلج افشار احمد صاحب سکوی (امیر العسکر خلعہ جنوبی) ادارہ عالیہ سے رخصت کے لئے راولپنڈی چلے گئے ہیں اور آج تک ان کی طرف سے ادارہ عالیہ میں کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی اس جرم کی پاداش میں ان کو امیر العسکر کے عہدہ سے سب سے جلد ان کے لئے معقول کیا جاتا ہے اور ان کی جگہ اس عہدہ میں کام کرنے کے لئے مولوی عبدالرحمن صاحب میانوی کو امیر العسکر خلعہ جنوبی مقرر کیا جاتا ہے۔
- ۷۔ راولپنڈی صدر فوج اور لال کرائی کی جماعتوں کے لئے راجیل محمد صاحب کو امیر العسکر مقرر کیا جاتا ہے اور مولوی محمد شفیع صاحب کو اس تمام علاقہ کا ناظم تبلیغ مقرر کیا گیا ہے۔
- ۸۔ تمام جماعتیں یہ نہیں دودندہ اپنی کارکردگی کی رپورٹ بغیر اشاعت دفتر جریدہ شمس الاسلام بھیرہ میں روانہ کیا کریں۔

(ادارہ)

خاکساری مذہب

مولانا نور احمد صاحب گجراتی کی ایک حرکت آلا فقرہ جسے خاکساری افواج بل جیل سے لکھی ہے اور جس کا جواب آج تک خاکساروں کی طرف سے شائع نہیں ہوا قیمت ایک پیسہ دفتر شمس الاسلام بھیرہ پنجاب